REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

جلد ۲۳

شمارہ ۴۶

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۸ شوال ۱۳۹۴ ہجری   ۱۴ نبوت ۱۳۵۳ ہش   ۱۴ نومبر ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۱ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے اور سب کو اپنی حفظ میں رکھے آمین۔

قادیان ــــ ۱۱ نبوت (نومبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ ــــ الحاج حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ۞

زیارتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم ہے

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ السلام کے روح پرور ارشادات کی روشنی میں

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا تراسیواں (۸۳) سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۳-۱۴-۱۵ فتح ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۳-۱۴-۱۵ دسمبر ۱۹۷۴ء منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت کو اس بابرکت اور سراسر روحانی اجتماع میں بکثرت شریک ہونے اور اس سے کماحقہٗ مستفید ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس عظیم الشان جلسہ کی عظمت و اہمیت اور بے مثال اغراض و مقاصد سے کماحقہٗ استفادہ کرنے کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہوجائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہوکر ذوق و شوق پیدا ہوجائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے۔ اور دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اُوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع تاریخِ مقررہ پر حاضر ہوسکیں تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔

★ــ اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے۔

★ــ نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔

★ــ ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہوکر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

★ــ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کرجائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے مغفرت کی جائے گی۔

★ــ تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جل شانہٗ کوشش کی جائے گی ــــ اور ــــ

★ــ اس روحانی جلسہ میں اور بھی رُوحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں۔ تو بلا توقف سرمایہ میسر آجائے گا۔ گویا سفر مفت میسر ہوجائے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

جلسہ سالانہ قادیان

امسال جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں ۱۳-۱۴-۱۵ فتح ۱۳۵۳ ہش بمطابق ۱۳-۱۴-۱۵ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مقرر کی گئی ہیں۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغینِ کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کرکے اس عظیم الشان رُوحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوسکیں ۞

المُعلِن: ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۞

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ر نبوت ۱۳۵۳ہش

امام مہدی کا ظہور اور ایک شیعہ رہنما کے وساوس پر ایک نظر

(۲)

بمبئی کے ایک شیعہ رہنما نے حیدر آباد میں "ختم نبوت اور قرآن" کے عنوان سے جو تقریر کی اس میں کہا:-

"جب دُنیا ظلم و جبر اور بے انصافی سے بھر جائے گی تب مہدی کا وُرود ہوگا۔ اور وہ ظلم کا قلع قمع کر دیں گے۔ اور دُنیا کو انصاف سے بھر دیں گے۔ لیکن اس خود ساختہ مہدی سے قبل نہ تو دنیا ظلم سے بھر گئی تھی اور نہ ہی انہوں نے اسے پاک کیا۔" (الجمعیۃ دہلی ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۴ء)

فاضل مقرر کے اس دوہرے انکار کے پہلے حصہ کا گزشتہ اشاعت میں ہم واقعاتی جائزہ پیش کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں کہ جس صورت میں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اُنیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں مہدویت کا دعویٰ کیا اس وقت کیا بلحاظ دنیا کے سیاسی حالات کے اور کیا بلحاظ مذہبی خیالات کے مغربی اقوام کا تسلط پُورے طور پر ساری دنیا میں قائم تھا۔ اور باقی دنیا میں یہ تمام اقوام جگہ جگہ اپنے ظالمانہ پنجے گاڑ چکی تھیں۔ اور اس ساری آبادی کا ایک طرف نہایت بیدردی کے ساتھ استحصال جاری تھا تو دوسری طرف مغربی اقوام کے ساتھ پادریوں اور مسیحی منادوں کی فوج آئی اور ان ممالک کے بھولے بھالے باشندوں کو بپتسمہ دینے کے لئے چاروں طرف پھیل گئی۔ نتیجہ کے طور پر دُوسری اقوام کو چھوڑتے ہوئے خود مسلمانوں میں سے لاکھوں لاکھ افراد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے ربّنا المسیح ربّنا المسیح پکارنے لگے تھے۔ نہ صرف جاہل و ناواقف مسلمان بلکہ علماء اور جامع مساجد کے ائمہ تک ان کے جال میں پھنس کر مسیحیت کے دلدادہ بن گئے۔ اس طرح سیاسی اور مذہبی دونوں طور کا ظلم و جبر اور بے انصافی کا بازار گرم تھا۔ اس ساری کیفیت کو سُن کر بھی اگر کوئی یہ کہے کہ نہیں صاحب! اس زمانے میں کچھ ہُوا ہی نہیں، سب طرف امن ہی امن اور شانتی ہی شانتی کا دَور دورہ تھا۔ حتیٰ کہ خود ہمارے ملک میں یا دیگر ممالک میں غیر ملکیوں کے پنجۂ استبداد سے نجات پانے کی نہ کوئی تحریک اُٹھی اور نہ سیاسی مجاہدین نے کوئی کارنامے کئے، یہ محض افسانے تھے تو کہنے دیجئے ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

پس جب یہ سب ثابت شدہ حقائق ہیں جو ساری دُنیا پر ظاہر و باہر ہیں تو یہ بات بھی بپایۂ ثبوت پہنچ گئی کہ اس زمانہ میں دُنیا بلاشبہ ظلم و جبر اور بے انصافی سے بھر چکی تھی۔ تو شیعہ مقرر کی بات کے پہلے حصہ کی غلطی واضح ہوگئی۔ اب ہم ان کی بات کے دوسرے حصہ کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ ثابت کریں گے کہ مدّعیٔ مہدویت سے قبل جو دُنیا ظلم سے بھر چکی تھی تو آپؑ کے آنے سے فی الواقع یہ دُنیا ظلم و جبر اور بے انصافی سے پاک ہونے لگی۔ اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ دُنیا کلّی طور پر ان سے پاک ہو جائے گی۔

قبل اس کے کہ اس سلسلہ میں حسب سابق سیاسی اور مذہبی پہلوؤں سے تفصیلی گفتگو کی جائے ایک اُصولی بات ملحوظِ خاطر رکھ لینی ضروری ہے اور وہ یہ کہ طبعی قانون کی طرح رُوحانی قانون میں بھی تدریج کا سلسلہ جاری ہے۔ خدا کے مامور اور مرسل کوئی شعبدہ باز نہیں ہوتے کہ ہتھیلی پر سرسوں جما کر دکھا دیں۔ اُن کے آنے سے ایک قسم کی نیک ہوا چلا دی جاتی ہے۔ اور پھر وہ اندر ہی اندر عجیب و غریب اثر دکھانے لگتی ہے اور دنیا اُس بڑے رُوحانی انقلاب کی طرف مائل ہونے لگتی ہے جس کے لئے اُن کی بعثت عمل میں آئی۔ اگرچہ وہ دنیا میں رُوحانی انقلاب برپا کرنے آتے ہیں لیکن ایسے رُوحانی انقلاب کے ساتھ مادی انقلاب کی مخفی تاریں بھی لپٹی ہوتی ہیں۔ جنہیں موٹی عقل کے آدمی تو دیکھ نہیں سکتے مگر باریک بین نگاہوں سے کسی صورت میں اوجھل نہیں ہوتے۔ اس کی واضح اور نہایت روشن مثال ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپؐ کے ذریعہ لائے گئے زبردست رُوحانی انقلاب کی شکل میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جبکہ ایک طرف اسلام کا سُورج آہستہ آہستہ افقِ دنیا پر بلند ہوتا گیا تو دوسری طرف قیصر و کسریٰ کی زبردست حکومتیں بتدریج ختم ہوتی چلی گئیں۔ پُرانی تہذیبیں مٹنے لگیں اور نئی اسلامی تہذیب نے ان کی جگہ لینی شروع کر دی۔ یہ کام ایک ہی دِن میں نہیں ہُوا اور نہ ہی چند سالوں میں۔ یا صرف مسلمانوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ بہت سے مخفی عوامل اپنی اپنی جگہ کارفرما ہوئے۔

اس دقیق رُوحانی نکتہ کو ملحوظِ خاطر رکھ لینے کے بعد آیئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ مہدویّت کے بعد دُنیا میں رُونما ہونے والے سیاسی انقلابات کو دیکھیں کہ کس طرح حضرت امام مہدی کے آنے کے بعد کچھ ہی مدت میں بحکمِ الٰہی عجب طور سے دُنیا کی سیاسی صورتحال جلد جلد بدلنے لگی۔ چنانچہ اس عجیب و غریب تبدیلی کے بارہ میں خدا تعالےٰ نے اپنے پاک بندے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو عین اس وقت اطلاع دی جبکہ اس رنگ کی تبدیلی و حالات کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ یہ ۱۸۹۲ء کی بات ہے حضرت امام مہدی کو ایک فارسی شعر کی صورت میں الہاماً بتایا گیا ؎

"سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال"

(تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۷۶۳)

۱۸۹۲ء کا وہ زمانہ ہے جبکہ برطانوی حکومت کا ساری دنیا میں طوطی بولتا تھا۔ اور دُنیا میں اوّل درجہ کی سیاسی طاقت سمجھی جاتی تھی۔ ملکۂ وکٹوریا حکمران تھیں۔ یہ زمانہ برطانوی عہدِ حکومت کے عروج کا زمانہ کہلاتا ہے۔ ابھی ملکۂ وکٹوریہ زندہ ہی تھیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے بندے امام مہدی کو خبر دیتے ہوئے بتایا کہ برطانوی حکومت کا یہ شاندار رعب و دبدبہ اور قوت و سطوت کا عروج بس آٹھ سال تک رہے گا۔ اس کے بعد اس میں کمزوری اور فساد اور اختلال آنا شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دکھایا کہ ایسا ہی ہُوا۔ ملکۂ وکٹوریا کا انتقال ۲۲ر جنوری ۱۹۰۱ء کو ہُوا۔ ان کے انتقال کے بعد ہی برطانوی حکومت کے ضُعف و اختلال کا دَور شروع ہو گیا۔ اور یہ ضعف رفتہ رفتہ آج سب پر اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ برطانوی حکومت اوّل نمبر سے گر کر اب چھٹے ساتویں نمبر کی طاقت شمار ہونے لگی ہے۔ نیز جس حکومت پر سورج غروب نہ ہونے کا فخر کیا جاتا تھا وہ آج اپنی بیشتر نو آبادیات سے دستبردار ہو کر ایک چھوٹے سے جزیرہ میں محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ جہاں موسم کے اعتبار سے کئی کئی دن سُورج نظر نہیں آتا ——!! کیا یہ کوئی کم انقلاب ہے ——؟

واضح ہو کہ امام مہدی کو مخصوص طور پر حکومتِ برطانیہ کے بارہ میں مذکورہ الہام ہُوا۔ چونکہ یہ اس وقت کی اہم طاقت تھی اسلئے اس کے ذکر کے ساتھ دیگر مغربی طاقتوں کا ذکر ضروری نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ یہ بھی ایک بلیغ اندازِ کلام ہوتا ہے کہ کسی زمرہ کے بڑے حصّے کا ذکر کر کے بقیہ افراد کا علیحدہ طور پر نہ کیا جائے ——!!

اب دیکھیں امام مہدی کو دی گئی اس اہم خبر کے ساتھ ہی مغربی اقوام کے قدم اُکھڑنے لگے۔ اور محکوم اقوام میں جذبۂ حُریّت بیدار ہونے لگا تا آنکہ ایک ایک کر کے اُن کے مقبوضات ہاتھ سے نکلتے گئے۔ اور وہاں کی آبادی بھی اُن کے ظالمانہ پنجوں سے نجات پانے لگی۔ اس کی تفصیل بہت طول طویل ہے جس کے لئے بڑے دفتر درکار ہیں۔ چونکہ شیعہ رہنما کی تقریر روزنامہ الجمعیۃ میں بڑے طمطراق سے شائع کی گئی اور یہ تاثر بھی دیا گیا کہ جو کچھ اس بزرگ نے بیان کیا وہ واقعی درست ہے اس لئے ہم روزنامہ الجمعیۃ ہی میں شائع ہونے والی ایک سال قبل کی ایک خبر سے نہ صرف شیعہ رہنما کی غلطی واضح کر دینا چاہتے ہیں بلکہ روزنامہ الجمعیۃ کے مالکوں اور اس کے قارئینِ کرام کو اس خبر پر سنجیدگی سے غور و فکر کی دعوت بھی دیتے ہیں۔

شیعہ رہنما کا کہنا ہے کہ مدّعیٔ مہدویت سے قبل نہ دُنیا ظلم و جبر اور بے انصافی سے بھری ہوئی تھی اور نہ اُن کے آجانے کے بعد دُنیا اس بے انصافی سے پاک ہوگئی —— "عجیب بات ہے یہ دونوں باتیں ہی الجمعیۃ کی اسی خبر سے بیک وقت غلط ثابت ہو کر ہمارے موقف کی شاندار تائید ہوتی ہے۔

اخبار الجمعیۃ دہلی کی ۲۷ر جنوری ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں زیرِ عنوان "افریقہ کے مسلمان" ایک مفصل نقشہ شائع ہُوا جس میں برِّ اعظم افریقہ کے ۵۱ ممالک کا اسم وار تذکرہ کر کے بتایا گیا کہ ان میں کُل کتنی آبادی ہے، مسلمانوں کا کتنا تناسب ہے۔ اور ساتھ ہی واضح کیا گیا کہ کس کس افریقی ملک کو کس کس سنہ میں آزادی ملی۔ اس نقشہ کی رُو سے ۵۱ ممالک میں سے ۴۲ ممالک ۱۹۷۳ء تک آزادی حاصل کر چکے تھے۔ اور حال ہی میں موزمبیق اور گنی بساؤ کو آزادی مل چکی ہے۔ اس طرح ان کی تعداد ۴۴ ہوگئی۔ اس نقشہ کے ساتھ الجمعیۃ میں شائع ہونیوالی عبارت خاص طور پر قابلِ مطالعہ ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ ہمارے موقف کی تائید کرتا ہے۔ لکھا ہے:-

"ایک طویل مدّت تک افریقہ کے باشندے یورپ کی سامراجی طاقتوں کے بھاری پتھر کے نیچے دبے ہوئے کراہتے رہے۔ لیکن ظلم و ستم کی بھی آخر حد ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ اُن میں جذبۂ آزادی بیدار ہُوا کئی مجاہد حصُولِ آزادی کے لئے میدانِ کارزار میں آئے۔ اُنہوں نے افریقہ کے باشندوں کو بتا دیا کہ ایک حبشی کا درجہ بھی کسی سفید فام سے کم نہیں۔ یورپ نے رنگ و نسل کا امتیاز قائم کر کے حبشیوں کو انسانوں کی صف سے خارج کر دیا تھا۔ اسلام اس امتیاز کو چودہ سو برس پہلے مٹا چکا تھا۔ مغرب میں سائنس اور جدید تہذیب کے باوجود اب تک رنگ اور نسل کا تعصب قائم ہے۔ آج افریقہ بیدار ہو رہا ہے۔ وہاں کے مسلمان بیدار ہو رہے ہیں وہاں مادّی وسائل اور معدنی دولت کی فراوانی کی دولت کو لوٹا گیا۔ اب بھی برطانیہ، امریکہ رُوس اور فرانس کی نظریں وہاں لگی ہوئی ہیں...... افریقہ بیدار ہو رہا ہے اور سامراجیت کی آخری زنجیریں توڑنے کے لئے بے چین ہے۔" (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۷ر ۱ر ۷۳ء)

اس اندرونی شہادت کے بعد نہ صرف شیعہ رہنما کو بلکہ خود الجمعیۃ والوں کو بھی تسلیم کر لینا پڑے گا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مہدویت کے دعوے سے پہلے دُنیا فی الواقع ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ اور پھر اس زمانہ میں ایسا انقلاب بھی شروع ہو گیا کہ اس ظلم سے دُنیا کو چھٹکارا پانے کے مواقع میسّر آنے لگے ——!!

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ہمیں ایک حقیقی اور کامل عید کی بشارت دی گئی ہے اور وہ یہ کہ تمام بنی نوع انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہوں گے

ہمیں کوشش اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہماری زندگیوں میں یہ حقیقی اور کامل عید دیکھنی نصیب کرے

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب اسلامی طریق کے مطابق سادہ اور پُروقار طریق پر منائی گئی

نماز عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا!

ربوہ ۔ یکم شوال ۱۳۹۴ھ (مطابق ۱۸ اخاء ۱۳۵۳ھش و ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء) بروز جمعہ ربوہ میں عید الفطر کی مقدس و مبارک تقریب اسلامی طریق کے مطابق نہایت سادہ اور پُر وقار طریق پر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ منائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز عید پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ دیا۔ جس میں حضور نے اس امر کا ذکر کرکے کہ حقیقی اور کامل عید وہ ہوگی جس روز خدائی بشارات کے بموجب تمام بنی نوع انسان نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہوں گے، اس امر پر زور دیا کہ ہمیں مقدور بھر کوشش بروئے کار لاتی اور یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ اپنی اس بشارت کو جلد پورا فرمائے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں یہ حقیقی اور کامل عید دیکھنی نصیب کرے۔

نماز عید میں اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ مقامی مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ بعض بیرونی مقامات سے بھی احباب اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدار میں نماز عید ادا کرنے موٹر کاروں اور سپیشل بس کے ذریعہ ربوہ آئے ہوئے تھے اور مسجد اپنی غیر معمولی وسعت کے باوجود نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔

نو بجے صبح حضور نے مسجد میں تشریف لاکر نماز عید پڑھائی۔ بعد ازاں حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ کے آغاز میں فرمایا، آج عید ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو یہ عید مبارک کرے۔ آج وہ عید ہے جو رمضان اور اس کی مخصوص عبادات کے بعد آئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری ان عبادات کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے حقیقی عید کے سامان کرے۔ آج وہ عید ہے جو دعاؤں کی قبولیت کے مخصوص زمانہ کے بعد آئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری اُن دعاؤں کو جو ہم نے اس عرصہ میں مانگیں قبول فرما کر ہمارے لئے حقیقی خوشیوں کے سامان بہم پہنچائے آج وہ عید ہے جو اُن دعاؤں کے بعد آئی ہے جو ہم نے اپنے ملک کے استحکام اور اس کی ترقی و خوش حالی کے لئے مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان دعاؤں کو بھی قبول فرمائے۔ اور ہمارے ملک اور اہل ملک کے لئے جن میں ہم بھی شامل ہیں حقیقی خوشیاں مقدر کرے۔ آج وہ عید ہے جس کا دُنیا کی نجات اور خوشحالی سے بھی تعلق ہے کیونکہ مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں دنیا بھر میں اسلام کو غالب کرکے اسے نجات اور حقیقی خوشحالی سے ہمکنار کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے بھی ہم رمضان میں دعائیں کرتے ہیں اس لئے آج عید کے روز ہماری یہ دعا بھی ہے کہ وہ دن جلد آئے جب ساری دُنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر حقیقی خوشی اور خوشحالی کی وارث بنے۔

بعدہٗ حضور نے انفرادی اور اجتماعی نیز دنیوی اور روحانی عید کا باہمی فرق واضح فرمانے کے بعد بتایا، ایک احمدی کی عید ہوتی ہی روحانی عید ہے۔ ایک احمدی چونکہ نوع انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی عید یہی ہوتی ہے کہ اُس کی دعائیں قبول ہونے سے نوع انسان کے لئے خوشیوں کے سامان پیدا ہوں۔ ہماری خوشیاں اس عید میں ہیں کہ ہمارا ملک خوشحال ہو۔ جس طرح ہم نے اپنے ربّ کریم کے پیار کو حاصل کیا ہے، جس طرح ہماری روحیں اپنے ربّ کریم کے حضور جھکتی ہیں اور اس کی رضا اور پیار میں مسرور رہتی ہیں۔ اسی طرح ہمارے ملک میں بسنے والے تمام لوگوں کے لئے بھی روحانی خوشیوں کے سامان ہوں۔ پھر مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ نوع انسان خواہ وہ کسی برِ اعظم، کسی خطے اور کسی جزیرے کے رہنے والے ہوں، الغرض جہاں کہیں بھی ہوں اللہ تعالیٰ ان کے لئے روحانی خوشیوں اور مسرتوں کے سامان کرے۔ دنیوی اقتدار سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہمارے لئے آخری حقیقی اور اعلیٰ ترین کامیابی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سے راضی ہو جائے۔ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے، اور غلبۂ اسلام کے حق میں اُن کے عظیم نتائج نکالے۔ آسمانوں پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔ اس ضمن میں اُس نے ہم سے عظیم الشان وعدے کئے ہیں اور بشارتیں دی ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ ہم نے اُس کے فضلوں کو بارش کے قطروں کی طرح آسمان سے برستے دیکھا ہے، ہم نے اُس کی رحمت کے جلوؤں کو ہر طرف مشاہدہ کیا ہے۔ اس لئے ہم دُنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ہماری نظر ہر دم اور ہر آن اپنے ربّ کریم اور اُس کے فضلوں کی طرف رہتی ہے۔ اسی میں ہم خوش ہیں۔ اور اسی کے حمد کے ترانے ہر وقت ہماری زبانوں پر جاری رہتے ہیں۔

حضور نے مزید فرمایا، اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایک حقیقی عید دُنیا کے لئے مقدر کی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان خدا تعالےٰ کے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔ اور وہ دن تمام بنی نوع انسان کے لئے حقیقی اور کامل عید کا دن ہوگا۔ اور اُن کے لئے دائمی خوشیوں کے سامان کئے جائیں گے۔ اس دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم کوششیں کریں، بڑھ چڑھ کر قربانیاں دیں۔ دُعائیں کریں اور بنی نوع انسان سے محبت کرنا سیکھیں۔ تا خدا تعالےٰ یہ حقیقی اور کامل عید ہماری زندگیوں میں ہمیں دکھاوے۔

آخر میں حضور نے فرمایا آج دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں۔ ایک عید الفطر اور ایک جمعہ کی عید جو ہر ہفتہ آتی ہے۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دو روحانی خوشیاں بھی جمع کر دے۔ ایک روحانی خوشی ہمارے لئے جو ہمیں بفضل اللہ تعالےٰ مل رہی ہے۔ اور ایک روحانی خوشی نوع انسان کے لئے جو اُنہیں اُس وقت ملے گی جب تمام بنی نوع انسان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی خوش حالی نصیب کرے۔ اور ہمارے بھائیوں کو بھی نصیب کرے۔ (آمین)

خطبۂ ثانیہ کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی اور احباب کو ایک دفعہ پھر عید کی مبارکباد دینے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

و آخر دعوٰنا ان الحمد

للہ ربّ العٰلمین۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۷۴ء

ربوہ ۱۹ر اخاء (اکتوبر) — کل یکم شوال ۱۳۹۴ ہجری قمری مطابق ۱۸ر اخاء ۱۳۵۳ ہجری شمسی (۱۸ر اکتوبر ۱۹۷۴ء) عید الفطر کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجدِ اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے اسلام کی اس فضیلت کا ذکر کر کے کہ وہ ایک وحشی کو انسان بنانے، انسان سے با اخلاق انسان بنانے اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنانے کی طاقت رکھتا ہے۔ احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ حقیقی معلم بن کر اپنے عملی نمونہ سے نوعِ انسان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں پہنچانے والے بنیں۔

حضور نے فرمایا، قرآنِ عظیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر جو ہدایت اور شریعت نازل کی وہ ایک عظیم شریعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ قرآنِ مجید کی شریعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور عظیم رُوحانی تاثیریں ایک وحشی کو انسان، انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو باخدا انسان بنانے کی طاقت رکھتی ہیں۔

چنانچہ عرب میں چودہ سو سال پیشتر جو بڑا ہی عجیب اور حسین ماجرا گزرا کہ وہاں وحشیوں کی زندگی گزارنے والے؛ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے والے، ایک دوسرے کے خلاف انتہائی ظلم روا رکھنے والے، دوسروں کو غلام بنانے اور غلاموں کی تجارت کرنے والے اور دن اور رات عیاشیوں میں غرق رہنے والے وحشیوں سے انسان، انسان سے با اخلاق انسان، با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنے اور دُنیا کے ہادی اور راہنما تسلیم کئے گئے۔ یہ اسلام کی بے مثال ولازوال شریعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ اور عظیم رُوحانی تاثیرات اور فیوض وبرکات ہی کا کرشمہ تھا۔

حضور نے اسلامی تعلیم کے بعض امتیازی پہلوؤں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کی زندہ جاوید تاثیرات کو بعض مثالوں سے واضح کرنیکے بعد بتایا کہ قرآنِ عظیم کی تاثیریں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فیض رسانی کسی ایک زمانہ تک محدود نہ تھی۔ بلکہ وہ آج بھی جاری ہے۔ قرآنِ عظیم کی پیروی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع آج بھی وحشیوں کو انسان، انسانوں کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان بناسکتی ہے۔ بلکہ بناتی ہے۔ اور حق یہ ہے کہ یہ تاثیرات انسان کی اُنگلی پکڑ کر اُسے خدا کے حضور میں پہنچانے کا موجب بنتی ہیں۔ ہم احمدیوں کو یہ کوشش کرنی چاہیئے اور دُعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآنی شریعت پر عمل پیرا ہونے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کرنے کے نتیجہ میں اس قابل بنائے کہ ہم حقیقی معلم بن کر اپنے عملی نمونہ سے نوعِ انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اور خدا تعالےٰ کے حضور میں پہنچانے والے ہوں ٭

جماعتِ احمدیہ اور اس کے بانیؑ کے بارے میں !!

محترم مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کی معتدل رائے اور جماعت کی اسلامی خدمات کا اعتراف

اخبار صدق جدید مجریہ ۲۵ر اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۲ میں "اپنے مراسلہ نگاروں سے" کے مستقل کالم کے تحت نیویارک کے ایک مراسلہ نگار کے مراسلہ کا ذکر کرتے ہوئے محترم مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کے بارہ میں جس وتیع اور معتدل رائے کا صاف صاف لفظوں میں ذکر کیا ہے اور اس ضمن میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور جماعتِ احمدیہ کی نمایاں خدمات کا جس طور پر غیر مبہم الفاظ میں اعتراف کیا ہے وہ آپ جیسے متوازن رائے رکھنے والے بزرگ ہی کا حصّہ ہے۔ ذیل میں اس کالم کا پورا نوٹ قارئینِ کرام کی دلچسپی کے لئے بجنسہٖ نقل کیا جاتا ہے :۔

(۱)

"اپنے مراسلہ نگاروں سے

ایس ساجد حسین صاحب (نیویارک) تین صفحہ کا طویل عنایت نامہ ملا۔ بار بار لکھا جا چکا ہے کہ تحریکِ احمدیت (قادیانیت) بڑی ہی غلط۔ لیکن اسلام سے خارج کرنے کی ذمہ داری اِس سے بھی بڑھ کر ہے۔

آپ نے سوال کیا ہے کہ کیا "حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی نرم پالیسی مسیلمہ کذاب کی طرف رکھی تھی۔" جواب میں ایک سوال اور عرض ہے :۔

کیا آپ نے براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ اور دوسری کتابیں حمایتِ اسلام میں اور قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ و تفسیر کی کتابیں مختلف فرنگی زبانوں میں ملاحظہ نہیں کی ہیں۔ مسیلمہ نے اِس طرح کی کوئی خدمت انجام دی ہے ؟ ۱۸۸۰ء کے قریب کی فضا پادریوں اور آریہ سماجیوں کی پیدا کی ہوئی قریب قریب دس برس تک رہی ہے اس میں اسلام کی طرف سے کون دفاع کرتا رہا ؟ اِس کے بعد کی غلطیوں اور کمزوریوں کی مثال یقیناً افسوسناک ہے۔ لیکن بہرحال توازن قائم رہنا بھی ضروری ہے۔"

(۲)

"تصحیح تفسیر ماجدی جلد سوم

صدق جدید نمبر ۴۳ میں صفحہ ۳ پر آیت ۹۴ کے متن میں نبأنا اللّٰہ سے پہلے "قد" درج ہونے سے رہ گیا ہے ناظرین تصحیح فرمالیں۔"

(صدق جدید ۲۵ر اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۲)

بدر

دیکھا آپ نے ! اخبار صدق جدید میں ایک آیتِ کریمہ شائع ہوئی۔ اور اس میں سے "قد" کا لفظ درج ہونے سے رہ گیا۔ مگر کسی نے اس طرح کا شور نہیں مچایا کہ مُدیر صدق تحریفِ قرآنی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لیکن اِسی نوع کی سہوِ کتابت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کسی کتاب میں ہوگئی تو آسمان سر پر اُٹھا لیا جاتا ہے اور برابر یہی پراپیگنڈہ کیا جانے لگتا ہے کہ تحریف کر دی۔

پس حقیقت یہی ہے کہ نہ تو مُدیرِ صدق اب تحریفِ قرآنی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور نہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے پہلے کسی وقت تحریفِ قرآنی ہوئی۔ بلکہ یہ سب سہوِ کتابت ہے جو ایک عام امر ہے ٭

کبھی نُصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
(کلام حضرت امام مہدی علیہ السلام)

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر رُوحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لیکر نمازِ فجر سے پہلے تک، یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر سے پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح وتحمید اور دُرود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا وِرد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

(۱)— رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

(۲)— اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ٭

احمدیت اور چند حقائق

از مکرم محمد شہاب الدین صاحب ابن مکرم الحاج شمس الدین صاحب
کلکتہ

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی اہل قلم کسی مخالف فرقہ پر قلم اُٹھاتا ہے۔ تو بہت سی غلط باتیں مخالفین کے لٹریچر میں سے چن چن کر اس کی طرف منسوب کرتا ہے مبادا اسے مورد الزام اور ہدف ملامت بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہندوستان کے تقریباً ہر زبان کے بیشتر اخبار و رسائل میں جماعتِ احمدیہ کے متعلق مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور اس جماعت کے عقائد اور تعلیمات کے متعلق بعض غلط فہمیاں بھی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہمارے ملک میں اہل قلم۔ دانشور۔ مفکرین اور صاحب علم لوگوں کی کمی نہیں۔ اس ضمن میں چند سطور قارئین کرام کے پیش خدمت ہیں۔

آئیے ہم سب سے پہلے آج کے مذہبی حالات کا جائزہ اُس ملک کے جرائد سے ہی مُلاحظہ کریں جس ملک کو وجود میں آنے سے قبل محمد علی جناح نے ۸ مارچ ۱۹۴۴ء میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی سالانہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"پاکستان کے تصوّر کا جواب مسلمانوں کے لئے ایک عقیدے کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسلمانوں نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے ان کی حفاظت نجات اور تقدیر کا راز اسی میں مضمر ہے۔ اس سے یہ آواز اقصائے عالم میں پہنچے گی کہ دنیا میں ایک ایسی مسلم مملکت بھی ہے جو اسلام کی عظمتِ رفتہ کو از سر نو زندہ کرے گی۔"

مسلم ممالک کی حالت اور اسلام کے متعلق "الاعتصام" لاہور مورخہ ۱۰ ستمبر لکھتا ہے:-

"آج کتاب و سُنّت کا علم ناپید اور جہالت عام اور غالب ہے لوگ ہوا و ہوس کے غلام ہیں حق کے اعوان و انصار اور اس کے داعی انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ حالات اس حد تک ابتر ہو گئے ہیں کہ آج کل میں اسلام پر قائم رہنا ہاتھ میں انگارہ لینے کے برابر ہے۔"

کیا یہ آخری زمانے کی علامت نہیں اسی طرح علماء کرام کی حالت کے متعلق "چٹان" میں یوں لکھا ہے:-

"اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو خود افتراق بین المسلمین کے مبلغ و داعی ہیں۔ ایک عرصہ سے ان علماء کی جماعت کے سربرآوردہ خطیب، مجتہد ذاکر اور واعظ کچھ لغو قسم کے مسائل زیر بحث لا کر تکفیر کا بازار گرم کر رہے ہیں۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ بعض تنگ القلب بریلویوں نے دیوبندیوں کی نماز جنازہ تک پڑھنا کفر قرار دے رکھا ہے۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ مسجدوں سے چن چن کر دیوبندی علماء کو نکالا جا رہا ہے۔"

(چٹان ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ اتحاد بین المسلمین کے لئے علماء میں رواداری کی روح پیدا کی جاتی اور ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہے اسے مسلمان قرار دیا جاتا اور فرقوں کے باہمی اختلاف میں دخل نہ دیا جاتا۔ پھر وہاں کی دینی حالت کا نقشہ "نوائے وقت" کے زیر نظر خبر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ لکھا ہے

"ہمارے علماء کرام میں تبلیغ اسلام اور رُشد و ہدایت کی تلقین کا کس قدر شوق ہے اس کا اندازہ ایک حالیہ واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے موضع مسلم کی یونین کونسل نے سرگودھا کے ایک عالم دین سے درخواست کی کہ وہ ان کے گاؤں میں آئیں اور یونین کونسل کے باشندوں کو نیکی کی تلقین کریں۔ اس "عالم دین" نے کہا میرا دو گھنٹے تقریر کرنے کا معاوضہ ۴۰۰ روپے ہے۔ اگر لوگوں کو نیکی کی تلقین کرانا چاہتے ہو تو ۴۰۰ روپیہ پہلے پیش کرو۔"

نوائے وقت ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء

ہمیں تعجب ان پڑھے لکھے لوگوں پر آتا ہے جو سب کچھ جانتے ہوئے ایسے لوگوں کو "ہادیان دین" تصور کرتے۔ اور احمدیت کے مقابلہ پر ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ مسلمان دین کے سچے خادموں اور دنیا کے پرستاروں میں فرق کر سکیں؟

بعض حضرات جماعت احمدیہ کو انگریزوں کا حامی قرار دیتے ہیں۔ آپ ذرا جناب سید خیرات احمد صاحب سکریٹری انجمن امامیہ گیا۔ (بہار) کی کتاب "نورِ ایمان" مطالعہ فرمائیں لکھتے ہیں:-

"ہندوستان میں دیکھ لیجئے کہ ہر محرم میں سادات اور غلامانِ آل رسول پر کیسے کیسے حملے ہوتے تھے لیکن ہزار شکر پروردگار عالم کا ہے کہ اس حاکم حقیقی نے اس وقت جلدی حمایت کیلئے ہم کو ایسا شاہنشاہ عادل یعنی شہنشاہ جارج پنجم عطا کیا ہے کہ اس کے زور اور قانون کے مقابلہ میں کسی قوم کی مجال نہیں گو اس کی طاقت کتنی زیادہ ہو کسی ضعیف کو گو اس کی طاقت کتنی کم ہو، ستا دے۔ ایسی سلطنت میں ہم لوگ کس عزت و آبرو سے اوقات بسر کرتے ہیں۔ اور کتنی آزادی سے اپنے مذہبی اعمال اپنے مذہبی کانشنس کے موافق بجا لاتے ہیں اور ایسکشن والی پارٹی یعنی اہلسنت ہم کو دبانا چاہتی ہے تو ہمارے حضور قیصر ہند کے عادل حکام ہماری حمایت فرماتے ہیں۔ اور جب مقدمہ ہوا تو پلا پاسداری اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی فیصلہ صادر فرما دیتے ہیں۔ اور ہمارے مخالفین کا زور چلنے نہیں دیتے۔ اگر خدانخواستہ ہم لوگ ایکٹس والی سلطنت میں ہوتے تو اب تک پیس دئے جاتے۔ ہم تو کہتے ہیں جیسا ہم تم سے بدل رہے ہیں اس کی سزا میں دار پر کھینچ دئے جاتے۔ مگر واہ رے میرے قیصر ہند کہ اس کی سلطنت میں سب لوگ اپنے اپنے کانشنس کے مطابق بجا لاتے ہیں۔ کتابیں چھاپتے ہیں۔ اپنے اپنے عقائد اخباروں میں شائع کرتے ہیں مگر کسی کی مجال نہیں کہ اس میں کچھ چوں چرا کر سکے اس لئے ہم شیعہ قندھار سے ماچے اور نیپال سے کیپ کومورن تک رہنے والے دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ اس عادل مہربان سلطنت کو ہمیشہ قائم رکھے اور ہمارے حضور قیصر ہند کو طول عمر عطا فرمائے:"

(نورِ ایمان صفحہ ۱۸۹ صفحہ ۱۹۰)

غرض کہ ہر وہ الزام جو جماعت احمدیہ پر عائد کیا جاتا ہے۔ اس کے مرتکب وہ خود بھی ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کو انگریزوں کا خود کاشتہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نوٹ کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ کس طرح حضرت مرزا صاحب سے انگریز پادریوں کی ناک بند کا فرمائی تھی۔ قرآن مجید مترجم جو مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی اور حکیم الامت جناب مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قادری چشتی ہر دو حضرات کے ترجمہ سے مزیّن ہے۔ اور جسے دار الاشاعت اسلامیہ کلکتہ نے ۱۹۶۱ء میں شائع کیا ہے کہ دیباچہ صفحہ ۳۰ پر کھلے الفاظ میں یہ اعتراف موجود ہے (افسوس کہ بعد کی ایڈیشن میں سے یہ تمام جملے دانستہ حذف کر دئے گئے ہیں) کہ:-

"اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں کے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا اسلام کی سیرۃ و احکام پر جو اس کا حملہ ہوا۔ تو وہ ناکام ثابت ہوا کیونکہ احکام اسلام و سیرۃ رسول اور احکام بنی اسرائیل اور ان کی سیرت جن پر اس کا ایمان تھا۔ یکساں تھے۔ پس اس الزامی و نقلی و عقلی جوابوں سے ہار گیا۔ مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ثابت ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے

ہو گئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہوکر دفن ہو چکے ہیں۔ اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجھ کو قبول کر لو اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو کس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔ مگر اس کامیابی کے بعد دو سبب سے وہ اس عقیدہ پر جم گیا۔ اوّل اس وجہ سے کہیں پادری دوبارہ حملہ نہ کر دے۔ اور انکار کے بعد مجھکو دوبارہ دعویٰ کرنا ہوگا۔ تو وہ مضحکہ خیز پر محمول ہوکر بے کار ثابت ہوگا۔ دوم اس وجہ سے کہ اس کامیابی کی وجہ سے جدید انگریزی تعلیم یافتہ اور ظاہری قومی تعمیر کے دلدادہ مسلمانوں کی ایک جماعت اس پر ایمان لاکر قادیانی ہو گئی تھی۔ جو اس کی ایسی عزت کرتی تھی جیسا کہ چاہیے۔ اس وجہ سے وہ مرتے دم تک اس عقیدہ پر جما رہا۔ پادری لیفرائے مع اپنی جماعت کے ہندوستان میں رہ کر بارہ سال تک مختلف مذاہب سے مناظرہ کرتا رہا۔ مولوی غلام احمد قادیانی نے اپنا پہلو بدل کر اس کو اور اس کی جماعت کو عاجز کر دیا"

جہاد کے تعلق سے جو جماعت احمدیہ کا موقف ہے اس کی تائید میں زیر نظر حوالہ قابل غور ہے:۔

"حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید سے جو عشق تھا۔ اور آپ کو قرآن پاک جو محبت تھی اس کا اثر تھا کہ آپ " اکثر فرمایا کرتے تھے۔ بہترین عبادت تلاوت کلام پاک اور اس کے مطالب پر غور کرنا ہے۔ جب ایک بندہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ تو گویا وہ اپنے مالک سے ہمکلام ہوتا ہے غور کیا جاتے تو یہ کتنا بڑا شرف ہے جو ایک بندۂ ناچیز کو حاصل ہوتا ہے۔ قرآن پاک سے یہی قلبی لگاؤ تھا جس کی بناء پر آپ نے اپنے پیارے خلیفہ اور ہندوپاک کے سب سے بڑے تارک الملال حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی بھیجتے ہوئے فرمایا تھا کہ تم سلطان الہند ہو۔ سلطان کے لئے تلوار لازمی ہوتی ہے۔ وہ ہیں کل دول گا دوسرے روز آپ نے کلام پاک کا ایک نسخہ ان کے حوالے کیا۔ اور فرمایا یہ تمہاری تلوار ہے جب تک اس کے احکام پر چلوگے اور اس کے ساتھ۔ دلی تعلق رکھو گے۔ تمہاری سلطانی قائم رہے گی، جاؤ اس سے روشنی حاصل کرو، تم کامران ہو گے"

(نوائے وقت، ۷رجون ۱۹۶۳ء)

آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ مسلمان قرآن مجید کی قوت قدسیہ کو سمجھیں اور جانیں کہ قرآن ہی وہ بہترین تلوار ہے کہ اس کے ذریعہ وہ حقیقی عزت اور اقتدار سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح "جہاد بالقلم بھی جہاد ہے" کے تحت مولوی محمد شفیع الدین صاحب نیّر استاد ماڈرن اسکول نئی دہلی "غازی" کے عنوان سے رسالہ پیام تعلیم دہلی سالگرہ نمبر نومبر و دسمبر ۱۹۳۹ء میں صفحہ ۲۹۶ پر لکھتے ہیں۔ ع

نیّر کا قلب بھی اسی وقت شاد ہو
راہ خدا میں نوک قلم سے جہاد ہو

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے "الوصیّت" میں اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے ایک نہایت ہی گرانقدر ہدایت نامہ قلمبند فرمایا ہے۔ جو جماعتِ احمدیہ کے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے اگر تم صاف دل ہوکر اس کی طرف آجاؤ۔ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے۔ تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک درخت ہے۔ جس کو دل میں لگانا چاہیئے وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا"

(الوصیّت صفحہ ۸)

مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں علامہ نیاز فتحپوری اپنے ماہنامہ نگار لکھنؤ دسمبر ۱۹۶۰ء میں رقمطراز ہیں:۔

"سب سے بڑا الزام جو ان پر (مراد جماعت احمدیہ پر) قائم کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ختم نبوت کے قائل نہیں حالانکہ اس سے زیادہ لغو اور غلط بات کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی مرزا غلام احمد صاحب نہ صرف یہ کہ رسول اللہ کو خاتم النبیین سمجھتے تھے بلکہ شریعت رسول کو بھی آخری شریعت تسلیم کرتے تھے۔ حیرت ہے کہ لوگوں کو ان کی طرف سے کیوں یہ غلط خیال قائم ہو گیا اور ان کی تصنیفات کا مطالعہ کئے بغیر محض دوسروں کے کہنے پر کیوں یقین کر لیا گیا"

ہمیں نہایت افسوس ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے بارہ میں نہایت خطرناک اور صریح افتراء سے کام لیا جاتا ہے۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ وہ شخص جس کی رگ و پے میں عشق محمدی سرایت کئے ہوئے ہے۔ جسکی زندگی کا اوّلین مقصد رسول اکرم کی عظمتوں کا بیان ہے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ ع

بعد از خدا بعشق محمد مخمّرم!
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(ازالہ اوہام)

جس مسیح نے لاکھوں انسانوں کو حضرت خاتم النبیین کا ایسا عاشق و شیدا بنا دیا کہ وہ اپنی جانیں اموال اور اولاد سب کچھ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر رہے ہیں ایسے سچے عاشق رسول کو ہمارے مخالفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے سرکشی کرنے والا قرار دیتے ہیں۔ کیا لوگوں کو خدا کا خوف نہیں آخر قیامت میں خدا عالم الغیب کو کیا منہ دکھائیں گے؟ مخالفت میں کچھ تو تقویٰ کو مدنظر رکھیں۔ ظلم اور بے انصافی کی حد ہے تعصّب انسان کو ایک دم ہی اندھا کر دیتی ہے۔ ہم صدہا اقتباسات میں سے اس جگہ صرف ایک اقتباس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریروں سے نقل کرتے ہیں۔ اور فیصلہ خدا ترس قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے جو اس کو دوبارہ دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گذار ہوئی

(باقی صفحہ ۹ پر)

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا ! کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا ! کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا
ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی ! فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی (حضرت مسیح موعودؑ)

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قرآن کریم میں جتنے انبیاء علیہم السّلام کے واقعات بیان کئے گئے ہیں اُن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی اور اس کی جماعت کی مخالفت ہوتی رہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا ہے۔

یاحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن ۔ کہ ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُن کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں اور مخالفین جب مخالفت میں انتہا کر دیتے ہیں اور مومنوں کا بظاہر قافیۂ حیات تنگ ہو جاتا ہے اور دنیا یہ سمجھنے لگ جاتی ہے کہ یہ مٹھی بھر بے سرو سامان جماعت اپنی زندگی کے آخری لمحات میں ہے۔ تب خدا تعالیٰ کا مامور یا اُس کا خلیفہ اور اُس کی جماعت عذ برلی کہہ کر خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا ہے۔ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

آج جماعت احمدیہ کی جس شدت سے مخالفت ہو رہی ہے یہ بات ساری دُنیا میں طشت از بام ہو چکی ہے۔ ایک بے سرو سامان، خدا ترس مٹھی بھر جماعت کو کچلنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے شائد یہ سمجھ کر کہ یہ بے سہارا ہے۔ کاش! اُنہیں معلوم ہوتا کہ

لوگوں کے بغضوں سے اور کینوں سے کیا ہوتا ہے
جس کا کوئی بھی نہیں اُس کا خدا ہوتا ہے

پس جماعت احمدیہ بھی بے سہارا نہیں ہے بلکہ اُسی عظمتوں اور قدرتوں والے حیّ و قیوم خدا کی پناہ میں ہے اور اس تعلق کو مزید پختہ کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین والمسلمین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل بھی بکثرت پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل
نعم المولیٰ ونعم النصیر

اوّل الذکر دعائیہ فقرہ سورۃ آل عمران کی ۱۷۴ ویں آیت کا ہے اور موخر الذکر دعائیہ فقرہ سورہ حج کی آخری آیت کا آخری حصہ ہے۔ اِن دعائیہ فقرات کے سیاق و سباق کو آپ معلوم کرلیں تو اندازہ ہو جائیگا کہ ہمارے پیارے امام عالی مقام نے موقع کی مناسبت سے کس قدر پیارے دعائیہ کلمات پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے

(۱) "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" سورۃ آل عمران کی آیت ۱۷۳ تا ۱۷۵ کا ترجمہ ہے جن لوگوں نے اللہ اور رسول کا حکم اپنے زخمی ہونے کے بعد بھی قبول کیا اُن میں سے اُن کے لئے جنہوں نے اچھی طرح اپنا فرض ادا کیا ہے اور تقویٰ اختیار کیا ہے بڑا اجر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دشمنوں نے کہا تھا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف لشکر جمع کیا ہے اس لئے تم ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کے ایمان کو اور بھی بڑھا دیا اور انہوں نے کہا ہمارے لئے اللہ کی ذات کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے سو وہ اللہ کی طرف سے بغیر کسی نقصان کے بڑی نعمت اور بڑا فضل لے کر لوٹے اور وہ اللہ کی رضا کے پیچھے چل پڑے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔" ویسے تو یہ سارا رکوع ہی بغور پڑھنے والا ہے لیکن نمونۃً سمجھنے کے لئے ہم نے صرف تین آیات کا ترجمہ پیش کیا ہے کس قدر ایمان افروز ہے۔ ادھر ہمارے پیارے امام نے جماعت کو متنبہ کیا کہ دیکھو اب جماعت کی بین الاقوامی مخالفت ہونے والی ہے اور اس مخالفت کے مقابلہ کے لئے پہلے ہی سے تسبیح و تحمید اور استغفار و درود پر مشتمل پانچ نکاتی پروگرام پیش فرمایا اور کچھ ہی عرصہ بعد وہ مخالفت ہمارے سامنے آئی ہے دشمنوں نے ڈرانا شروع کیا کہ اب کی دفعہ مقابلہ بڑا سخت ہے اب تم نہیں بچ سکتے جماعت احمدیہ نے کہا ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ چنانچہ ۷۔ ستمبر کے فیصلہ کے بعد سیالکوٹ میں غیر احمدیوں نے خوشی میں دیگیں پکا کر تقسیم کیں ادھر احمدیوں نے بھی دیگیں پکا کر تقسیم کیں لوگوں نے پوچھا یہ کس خوشی میں؟ احمدیوں نے کہا کہ خدا کے مسیح اور اُن کے خلفاء کی بات پوری ہو رہی ہے۔ اللہ اللہ کس قدر ایمان افروز واقعہ ہے۔

جماعت کے افراد ہر قسم کی تکالیف اور مصائب اور شدائد کو خدا کی راہ میں مردانہ وار برداشت کر رہے ہیں اور زبان پر یہ الفاظ جاری ہیں حسبنا اللہ ونعم الوکیل اس کا نتیجہ کیا ہو گا وہ بھی سُن لیجئے! جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑی نعمت اور بے انتہا فضل لے کر اس امتحان سے نکلے گی۔ انشاء اللہ اور ہزار تکالیف کیوں نہ آئیں خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو نہیں چھوڑے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود نے ۱۳۔ ستمبر ۱۹۷۴ء کے خطبۂ جمعہ میں فرمایا:۔

"ایک احمدی کبھی گوارا نہیں کر سکتا کہ اس کا رب کریم اس سے ناراض ہو جائے سو لازماً اس کے ردِّ عمل میں اس امر کو بنیادی اہمیت حاصل ہوگی کہ اس کا رب کریم اس سے ناراض ہو۔ اس لئے خدا کی ناراضگی پر منتج ہونے والی کوئی حرکت اُس سے سرزد ہو ہی نہیں سکتی" انشاء اللہ العزیز

(بحوالہ "بدر" ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

(۲) "نعم المولیٰ ونعم النصیر" جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے یہ فقرہ سورۃ حج کی آخری آیت کا آخری حصہ ہے۔ آخری رکوع سارا ہی بغور پڑھنے اور حظ اٹھانے سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ ختم نبوت کے مسئلہ کو جس طرح غلط رنگ میں بنیاد بنا کر پاکستان اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے اس کی ساری قلعی اس رکوع میں بیان شدہ مضمون سے کھل جاتی ہے۔ چنانچہ ۷۶ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے اپنے رسول منتخب کرتا ہے اور اسی طرح انسانوں میں سے بھی۔ اللہ بہت دعائیں سننے والا اور حالات کو بہت دیکھنے والا ہے" پس اس آیت سے تو ختم نبوت کی وہ تشریح جو وہ کرتے ہیں بالکل غلط ثابت ہوگئی اور جو انہوں نے غیر مسلم کا سرٹیفکیٹ دیا ہے چند روز کے لئے ان کی اسمبلی کی اور ان کے آئین کی زینت بنا رہے۔ لیکن آخرکار خدا تعالیٰ کی قدرت جب غالب آئے گی تو دنیا دیکھ لے گی کہ ایسا سرٹیفکیٹ دینے والوں نے دراصل اپنی ہی عقلوں کے دیوالیہ کا اعلان کیا تھا اور یہ بات بالکل سچ ہے کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے مسلمان قرار دیا ہے چنانچہ اس مقام کی آخری آیت کے متعلقہ الفاظ یہ ہیں ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمّٰکم المسلمین من قبل و فی ھذا لیکون الرسول شھیداً علیکم وتکونوا شھداء علی الناس فاقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واعتصموا باللہ ھو مولٰکم فنعم المولیٰ ونعم النصیرُ (الحج)، اور ترجمہ ساری آیت کا اِس طرح ہے کہ "اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو کیونکہ اُسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین کی تعلیم میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا۔ اے مومنو! اپنے باپ ابراہیم کے دین کو اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مُسلمان رکھا ہے اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کُتب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ رہو۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہ تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

باقی صـ۱۲ پر

واشنگٹن پوسٹ امریکہ میں شائع شدہ ایک مضمون

ایک فرقہ جو اپنے مستقبل کے بارے میں خائف ہے،

پاکستان احمدیوں کو "غیر مسلم" قرار دیتا ہے

ترجمہ منجانب مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے

اخبار "واشنگٹن پوسٹ" بابت ۲۳ ستمبر میں مسٹر لوئیس ایم سائمنز کا مضمون شائع ہوا ہے۔ یہ اخبار امریکہ کے دو چوٹی کے اخباروں میں سے ایک ہے۔ مضمون نگار خود ربوہ گیا اور خود حالات دریافت کئے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ سے انٹرویو لیا اور اُس کی روشنی میں جو مضمون اپنے اخبار میں شائع کیا اُس کا اُردو ترجمہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ مضمون نگار واشنگٹن پوسٹ فارن سروس سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ربوہ (پاکستان) پنجاب کے اس چھوٹے سے خوبصورت شہر میں بیس ہزار افراد بود و باش رکھتے ہیں۔ جو مسلمانوں کی طرح نظر آتے، لباس پہنتے اور مسلمانوں ہی کی طرح پیدا ہوتے، شادی بیاہ کرتے اور دفن کئے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو ہر طرح سے مسلمان سمجھتے ہیں۔

دو ہفتہ قبل پاکستان کی قومی اسمبلی نے اپنے ملک کے آئین میں ترمیم کرکے (ربوہ کے) ان (احمدیوں) کو اور ان جیسے پاکستان بھر کے تقریباً چالیس لاکھ افراد کو "غیر مسلم" قرار دیدیا ہے۔

اس وقت جماعت احمدیہ کے روحانی مرکز کے احمدی بڑی فکرمندی کے ساتھ اس خطرناک قانونی فیصلہ کے عملی نتائج کے منتظر ہیں۔ انہیں اندیشہ ہے کہ انہیں اُن کے کاموں سے برطرف کردیا جائے گا۔ اور ان کی مساجد، مدارس اور لائبریریوں کو ضبط کرلیا جائے گا۔ اور ان کو جان کی دھمکیاں دی جائیں گی۔

احمدیوں اور غیر احمدیوں میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ احمدی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری نبی نہیں مانتے (یعنی اس معنی میں جس میں غیر احمدی مانتے ہیں۔ مترجم) بانیٔ سلسلہ احمدیہ (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے ۱۸۸۰ء میں اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ چند سال بعد (حضرت) احمدؑ نے، جن کے نام پہ فرقہ موسوم ہے، اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسیح بناکر بھیجا ہے۔

حضرت احمدؑ کے اس اعلان کی بنیاد آپ کے اخذ کردہ اس نتیجہ پر تھی کہ یہ غلط ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر وفات پائی اور آسمان کی طرف اُٹھائے گئے۔ بلکہ (درست بات یہ ہے کہ) آپ (صلیب سے) زندہ بچالئے گئے تھے اور بالآخر اس علاقہ میں چلے گئے تھے جو اس وقت ہندوستان میں ریاست کشمیر کا ہے۔ جہاں آپ نے بڑھاپے میں لمبی عمر میں انتقال کیا۔

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے وعدہ کیا ہے کہ حکومت کی طرف سے احمدیوں کے بارے میں ان کی پکڑ دھکڑ اور عدالتی کارروائی نہ ہوگی۔ لیکن اس فرقہ کے افراد کو بھٹو پر کوئی اعتماد نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مئی اور جون کے مخالفِ احمدیت شدید فسادات میں جو پنجاب اور دیگر ریاست ہائے پاکستان میں تیزی سے پھیل گئے تھے، اُس نے اور اُس کی حکومت نے ان کو فرو کرنے کے لئے کچھ کارروائی نہیں کی یا بہت ہی کم کی۔

ان ہنگاموں میں کم از کم بیالیس احمدی اور متعصب مسلمان کام آئے، سینکڑوں مکان اور دکانیں جلا ڈالی گئیں اور بہت بھاری تعداد نجی جائیدادوں کو لوٹا اور تباہ کردیا گیا۔ ان ہنگاموں نے سینکڑوں "ملّا" کہلانے والے شدید متعصب، کٹر مسلم لیڈروں کی توجہ اس طرف پھیر دی کہ وہ مطالبہ کریں کہ حکومت احمدیوں کو قطعی طور پر دائرہ اسلام سے خارج کردے بھٹو نے جس میں یہ خاص بات پائی جاتی ہے کہ وہ مذہبی آدمی نہیں، ان لوگوں کے مطالبات مان کر اس مسئلہ کو قومی اسمبلی کے سپرد کردیا۔

دو ماہ کے مخفی اجلاسات کے بعد ملّاؤں کی مجوزہ ترمیم کو اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کرلیا جس کے ایک تجزء میں قرار دیا گیا کہ "آئین یا قانون کی اغراض کے لئے احمدی مسلمان نہیں ہیں۔" سو نتیجۃً بھٹو اور اس کی پاکستان پیپلز پارٹی کو حزب اختلاف کے نہایت پرانے خیالات کے سیاسی لیڈروں تک سے تعریف و تحسین حاصل ہورہی ہے۔

بعض سیاسی بصیرت رکھنے والے محسوس کرتے ہیں کہ پاکستانی اسلام سے احمدیوں کا اخراج ایک دانشمندانہ اقدام ہوگا بشرطیکہ اس کا نتیجہ زیادہ سیاسی اتحاد کی شکل میں ظاہر ہو۔ لیکن کچھ مبصّرین سمجھتے ہیں کہ محض قلیل المیعاد و سیاسی فائدے کی اُمید ہی بھٹو کے لئے محرّک بنی ہے۔

گذشتہ ہفتہ ایک انٹرویو میں بھٹو نے تسلیم کیا کہ جب کہ نئی ترمیم احمدیہ مسئلہ کا "قطعی حل" ہونے کے باوجود اس امر کا ضامن نہیں کہ کٹر مسلمان اس فرقہ کے افراد کو تنگ کرنے سے رُک جائیں گے۔ اس نے (مزید) یہ کہا کہ "اس سرکار کی یہ معیاری پالیسی نہیں ہوگی" (کہ مسلمان احمدیوں سے ایسا سلوک کریں۔ مترجم)

دیکھئے! لائل پور میں جو ربوہ کے قریب ایک غبار آلود، پارچہ بافی والا شہر ہے۔ عمارتوں پر ایسے اشتہارات چسپاں کئے گئے ہیں کہ "احمدی غیر مُسلم ہیں اور جو بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ وہ غیر مُسلم ہیں سو وہ بھی انہی جیسا ہے۔"

لائل پور کے بہت سے تاجر احمدیوں کے پاس سامان فروخت کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اور بعض قیمتوں میں بھاری اضافہ کرکے ان کو اشیاء فروخت کرتے ہیں۔ ربوہ کے ایک عہدہ دار نے بتلایا کہ "ان کی یہ کوشش ہے کہ اقتصادی اور سماجی بائیکاٹ کے ذریعہ بھینچ کر ہماری جان نکال ڈالیں۔"

دیگر مُسلم ممالک میں بھی پاکستان کے اس فیصلہ سے احمدیوں کے مستقبل کے بارے میں پیچیدگیاں رُونما ہوں گی۔ عالم اسلامی کے سیکریٹریٹ کے سکریٹری جنرل حسن التّہامی نے جو دَورہ پر آئے ہوئے تھے، چند دن قبل لاہور میں کہا تھا کہ پاکستان نے ایک دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ اور میں دیگر اسلامی ممالک پر زور دوں گا کہ وہ اس فیصلہ کی پیروی کریں احمدی جو کہ کم از کم تینتیس ممالک میں لوگوں کو اپنی جماعت میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد ستّر لاکھ ہے۔ ان کے ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) کے مِشن کا صدر مقام ...... واشنگٹن میں ہے۔ یہ جماعت افریقہ میں بہت سرگرم ہے اس کے امریکی پیرو، واشنگٹن، نیویارک، شکاگو، پٹس برگ، ڈیٹن اور اوہایو جیسے امریکی شہروں میں سیاہ اقوام میں سے آتے ہیں۔ اس فرقہ کے صدر مقام کے خارجی شعبہ کے ایک عہدہ دار (مولوی) عبدالقادر صاحب ضیغم نے، جنہوں نے واشنگٹن اور نیویارک میں بطور مبلغ چودہ سال صَرف کئے ہیں، بتایا کہ امریکی سیاہ فام افراد "ہماری طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ کیونکہ ہم اُن سے برابری کا سلوک کرتے ہیں" ضیغم صاحب کے نزدیک امریکہ اور دیگر ممالک میں جہاں احمدی سرگرم ہیں، انہیں راسخ العقیدہ مسلمان متصوّر کیا جاتا ہے۔ تو یہ ایک مذاق ہے کہ صرف پاکستان میں، اپنے ہی وطن میں ہمیں اجنبی، اقلیّت اور غیر مسلم قرار دیا جاتا ہے"

بطور بنیاد کے عیسائیت کے ساتھ اپنے مُسلمہ رابطہ (یعنی بانیٔ سلسلہ کو مسیح موعود ماننے۔ مترجم) کے باعث احمدی کوشش کرتے ہیں کہ عیسائیوں میں سے لوگوں کو اپنے مذہب میں لے آئیں۔

اس فرقہ کے موجودہ سربراہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) (حضرت) بانیٔ جماعت (علیہ السلام) کے پوتے ہیں؛ بعمر پینسٹھ سال، ایک اچھی حفاظت سے رکھی گئی، لہراتی ہوئی سفید ریش والی ایک مستعد، خوش مذاق شخصیت نے ربوہ میں اپنی جائے قیام میں ایک مہمان سے ملاقات فرمائی۔

قومی اسمبلی کے اجلاسات کے اثناء میں (حضرت مرزا ناصر) احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی شہادت بارہ گھنٹے ہوئی۔ اس کی کارروائی آپ کی اطلاع کے ملئے بھی ریلیز نہیں کی گئی۔ (گویا اس بارے میں تفصیلی علم نہ ہونے کے باعث۔ مترجم) آپ اس فیصلہ کے بارے میں اظہار رائے کرنے سے انکار کرتے ہیں آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی رائے میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے پسِ پُشت کیا عامل کار فرما ہے۔ آپ نے فوراً جواب دیا کہ "اس کے لئے صرف ایک لفظ ہے یعنی تعصّب"۔ آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ

"وہ آپ کو یہ بات بتانے کی کوشش کریں گے کہ اس کی ایک منطقی تشریح ہے۔ مثلاً ہماری کلمرانیوں پر شدید غصّہ، ہماری روشن دماغی، ہمارا خوب منظّم ہونا، نسبتاً ہماری خوشحالی۔ لیکن یہ سب کچھ بیرونی دکھاوے کے لئے ہے"۔ (اصل اور پسِ پُشت تعصّب ہی ہے۔ مترجم)

احمدیوں کے اس بیان میں کہ مخالفین "متعصّب" ہیں کچھ اصلیت نظر آتی ہے۔ چنانچہ فروری میں لاہور میں منعقدہ عالم اسلامی کی چوٹی کانفرنس کے لئے متعیّن نامہ نگاروں کے پاس تو ناشائستہ عبارات والے پمفلٹوں کا سیلاب آگیا تھا جو اُنہیں جماعت اسلامی جیسی انتہا پسند پارٹیوں کی طرف سے دیئے گئے تھے، جن پر ایسے اشتعال انگیز القاب درج تھے کہ "احمدی ——— برّصغیر کے یہودی" اور "غدّارانِ اسلام"۔

مُلّاؤں کے پراپیگنڈے کی مہم کے نتیجہ میں جو

کئی نسلوں سے جاری ہے، وقفہ وقفہ کے بعد تشدد کے سوتے پھوٹ پڑتے رہے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں دو ہزار افراد وسیع دعریض مخالف احمدیت ہنگامے میں ہلاک ہوئے تھے۔

اکثر پاکستانی جو احمدیوں کے خلاف نفرت رکھتے ہیں۔ اس میں غالباً احمدیوں کا بھی حصہ ہے۔ خلیفہ (حضرت مرزا ناصر) احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے دوران انٹرویو حقیقتِ حال سے پردہ اُٹھاتے ہوئے بتایا کہ "بے شک ہم روشن دماغ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور ہم بے حد منظم ہیں، ذاتی ضبط رکھتے ہیں اور دیانت دار ہیں" اکثر اپنی تعریف وتوصیف کرنے کے باعث احمدیوں نے دیگر مسلمانوں کے قلوب میں شدید نفرت دغصہ کی عمارت کھڑی کردی ہے۔

(حال ہی میں مخالفین کی طرف سے یہ تکرار ہوا ہے کہ احمدیوں کو اعلیٰ مناصب سے برطرف کیا جائے جس میں ان حقائق کی تلمیح مطالبہ پائی جاتی ہے اور ان حقائق کا اظہار پہلے بلاوجہ جماعت کی طرف سے کبھی بھی نہیں ہوا کہ اس سے دیگر مسلمان برافروختہ ہوں۔ مترجم)

دیکھئے! پنجاب کے شہروں کے کوئی پانچ ہزار پناہ گزین حالیہ ہنگاموں میں حملوں کے نتیجہ میں ربوہ میں جمع ہوگئے تھے۔ ان میں سے چند ایک نے اپنے گھروں کو واپسی کی کوشش کی، لیکن انہوں نے گھروں کو جلایا یا لوٹا ہوا، اور اپنے ہمسایوں کی مخالفت کا پارہ بہت چڑھا ہوا پایا۔

احمدیہ "تحریک" جو کہ آفیشل اصطلاح میں اس فرقہ کا نام ہے، ان پناہ گزینوں کو پناہ، پوشاک اور خوراک مہیا کر رہی ہے۔ اس تنظیم کے مرکزی ہیڈ کوارٹر کے قلعہ نما احاطہ میں ایک بڑے اسٹیل اور بجلی کچن میں تیار کردہ تین وقتہ کھانا ان کو دیا جاتا ہے۔ باوجود یہ کہ غذا کے لئے بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے تاہم اعلیٰ گوشت سے بھرپور سالن، صاف کئے ہوئے بڑی مقدار کے کچن میں تیار کردہ چاول، بڑی روٹی اور شیرینی دودھ والی چائے ان کو یہ تنظیم مہیا کرتی ہے۔

سال گذشتہ میں اس فرقہ (کی تنظیم کی) دُنیا بھر کی آمد بیس لاکھ ڈالر تھی۔ ہر کمانے والے احمدی سے توقع ہوتی ہے کہ وہ جماعت کو اپنی آمد کا سولھویں سے لے کر دسویں حصہ تک ادائیگی کرے گا۔ اس دولت کے ذریعہ احمدی اپنے مذہب کی اشاعت اندرون وبیرون ملک کرتے ہیں۔

پنجاب کے اس خشک اور جاذبیت سے خالی علاقہ میں ربوہ کو پُرکشش شہروں میں سے ایک شہر کی شکل میں تعمیر کرنے میں بھی انہوں نے یہ روپیہ صَرف کیا ہے۔

جب ۱۹۴۷ء میں ہندوستان سے الگ کر کے پاکستان کا وجود تشکیل پذیر ہوا تھا۔ تو احمدیوں نے اپنے فرقہ کے آغاز والا ہندوستانی شہر قادیان چھوڑا اور پاکستان کی گورنمنٹ سرکار سے ایک قطعہ اراضی خرید کیا۔ جو اس وقت لق ودق بیابان تھا۔ انہوں نے ریت کے تودوں کو ہموار کیا، زمین شور تھی اُسے درست کیا۔ قریب کے دریائے چناب سے ذرائع آبپاشی قائم کئے، باغ، درخت، چاول اور گندم کے اُگانے کا اہتمام کیا۔ پکّے فرش والے گلی کوچوں، موڑ کھانے والے بازاروں، درجنوں مساجد، تیس ہزار کتاب والے ایک کتب خانہ، مدارس، اور پاکستان کی بہترین یونیورسٹیوں میں ایک یونیورسٹی والا نسبۃً ایک جدید طرز کا شہر قائم کردیا۔

جس طرح احمدیوں نے اپنی تنظیم کی تعمیر کی ہے اسی طرح پاکستان میں حکام کے ذریعہ طریقۂ حکومت میں اپنے چلتے اہم مقامات بنالئے ہیں، خصوصاً مسلح افواج میں۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ جب اس فرقہ کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے دباؤ بڑھنے لگا تو سینیئر فوجی اور (دیگر) سرکاری افسران کی ایک تعداد نے اخبارات میں بذریعہ اشتہارات یہ اعلان کرائے کہ وہ احمدی نہیں ہیں۔ اور ہرگز کبھی پہلے احمدی نہیں تھے احمدی کا تخمینہ لگانا خصوصاً فوجی افسران کے لئے نہایت تکلیف دہ ہے۔ یہ فرقہ (احمدیہ) "جہاد" کے بارے میں کٹر مسلمانوں کے عقیدہ کا مخالف ہے۔ مسلح افواج کے سربراہ چیف آف سٹاف جنرل ٹکا خان جس نے بلوچستان میں اور بعد ازاں بنگلہ دیش میں بغاوتوں کو فرو کرنے میں اپنے لئے خونریزی کی شہرت قائم کر پائی، کٹر مذہبی خیال کا لیڈر رہے ہے جو احمدیوں کے جہاد کے (اس مفہوم کے) انکار کے مخالف ہیں۔

اگرچہ بھٹو بہ تاکید یہ کہتا ہے کہ احمدیوں کو اُن کے مناصب سے باہر نکال کر مٹایا نہیں کیا جائے گا، لیکن مبصرین توجہ دلاتے ہیں کہ مُتقی بھر پاکستان کے عیسائیوں، ہنود اور سکھوں کی طرح، احمدیوں پر بھی قریباً یقینی طور پر کوٹا سسٹم نافذ ہوگا۔ اس امر سے اس بات کی تشریح ہوتی ہے کہ کیوں سینیئر افسران اچانک اپنے مذہبی رابطہ کا کلیۃً اخفاء کر رہے ہیں۔

لیکن خلیفہ (حضرت مرزا ناصر) احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) اس امر کا انکار کرتے ہوئے کہ اُن کے معتقدین اپنا اعتقاد ترک کردیں گے، بتایا کہ "موجودہ ابتلاء کی پیشگوئی تھی اور اسی طرح بالآخر ہماری فتح کی بھی۔ ہم اس تکلیف کے شروع ہونے کے منتظر ہیں۔ لیکن یہ ختم بھی ہو جائیگی دریں اثنا یہ امر بے معنی ہے کہ وہ ہمارا کیا نام رکھتے ہیں ہم اپنے خدا کے ساتھ زندہ تعلق رکھتے ہیں اور وہ ہمیں "مسلم" کے نام سے پکارتا ہے۔

احمدیّت اور چند حقائق۔ بقیہ صفحہ (۶)

اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فیض کی کُنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اُسی نبی کے ذریعہ پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اُسی کے نُور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اُسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵۔۱۱۶)

خدا ترس انسانو! ان الفاظ کو پھر ایک بار پڑھو اور خدا را بتاؤ کہ آیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے "سرکشی" کرنے والے کا کلام ہے۔؟

جب بڑے بڑے داروغۂ دینِ متین جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کے باوجود اپنے تمام حربہ اور ہتھکنڈہ کے استعمال کے اپنے مقاصد میں عاجز آگئے اور بُری طرح ناکام و نامراد ہوگئے تو انہوں نے ۱۹۵۳ء میں اس جماعت کے خلاف متحدہ محاذ قائم کیا اور پنجاب میں ختم نبوت کی تحریک اُٹھ کھڑی ہوئی۔ بظاہر یہ ایک دینی تحریک تھی اور جن عام مسلمانوں نے اس میں حصہ لیا اور بڑے خلوص کے ساتھ لیا۔ لیکن اس کے پیچھے جو اصل مقصد کارفرما تھا جس کا احساس شاید خود تحریک کے اکثر لیڈروں کو بھی نہ ہو وہ یہ کہ اس کے ذریعہ اسلامی دستور یہ کو مکمل طور پر "تہو بالا" کردیا جائے۔

علماء ظاہر پر یہ بات پوری طرح ثابت ہوچکی تھی کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف دلائل اور براہین کے میدان میں پوری طرح شکست کھا چکے ہیں پھر بھی وہ کھلے طور پر اس اعتراف کے لئے تیار نہ تھے۔ تب انہوں نے پھر ایک بار سوچی سمجھی اسکیم اور پلان کے مطابق ایک طرف تو تمام ملک میں بدامنی پھیلاتے ہوئے جماعت احمدیہ پر وہ وہ انسانیت سوز مظالم برپا کئے، بربریت اور سفاکی کا ایسا بھیانک مظاہرہ محض اسلام کے نام پر کیا گیا جس کی تفصیل اگر لکھی جائے تو ایک حسّاس دل کے انسان کا کلیجہ پھٹ جائے۔ تو دوسری طرف حکومت کے اقتدار کی تمام دیواریں بنیادوں نے ہلا کر رکھ دیں اور حکومت کو مجبور کردیا کہ اکثریت کی بات ماننی پڑے گی۔ چنانچہ حکومت نے ملک کی مختلف اندرونی مسائل اور انتشار کے حل کیلئے ایک نہایت ہی بودے طریقہ کار کا انتخاب کیا اور اس تمام ڈرامہ کا ڈراپ سین وہ تاریخی واقعہ ہے جو نہایت ہی نازیبا اور مکروہ اعلان پر ختم ہوا۔ اسلامی جمہوریہ کے قصر حکومت اسلام آباد نے اسلام کے عظمت رفتہ کے چہرہ پر ایک بدنما داغ کا اضافہ کردیا۔ مامور ربّانی اور جری اللہ فی حلل الانبیاء اور آپ کے متبعین کے خلاف ملّت واحدہ نے نجات یافتہ کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے رسول اکرم ؐ کی فرمودہ پیشگوئی پر خود ہی مہر تصدیق ثبت کردی لیکن :۔

" کفر کا فتویٰ کسی جماعت کو لازماً ایک غیر مسلم اقلیت نہیں بنادیتا۔ خلفائے اربعہ کے بعد سے تاریخ اسلام میں کفر کے فتوؤں کا رواج عام رہا ہے لیکن ان کا یہ نتیجہ کبھی نہیں ہوا کہ ان افراد یا جماعت کو جن کے خلاف فتویٰ دیا گیا ہو شہری حقوق سے محروم کردیا جائے۔ یہ بیان ایک ایسی مملکت میں واقعی بے حد غنیمت اور تسلّی بخش ہے جس میں فتویٰ غالباً توپ اور بکھن کی مانند ضروری بننے والے ہیں۔" (تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۱۳۔۲۱۴)

بہرکیف اب تمام اکناف عالم احمدیت کے نام سے واقف ہوگئی اور متعدد صاحب ذوق، باشعور اور سنجیدہ طبقہ کے افراد جماعت احمدیہ کے لٹریچر کو حاصل کرنے اور پورے کوائف سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے بے چین اور کوشاں ہیں ــــ

درخواست دُعا

عزیزہ روبینہ احمد صاحبہ رانچی جو مکرم سید سجاد احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کی بیٹی ہیں۔ کا انڈین سکنڈری ایجوکیشن سرٹیفکیٹ کا امتحان نومبر دسمبر میں ہو رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے عزیزہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد

منظوری انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران کو یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان

صدر لجنہ اماء اللہ قادیان ، محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ
سیکرٹری ” ” بشریٰ طیبہ صاحبہ
نائب ” ” نصرت قریشی صاحبہ
سیکرٹری تعلیم ” سراج سلطانہ صاحبہ
نائب ” ” نفیسہ بیگم صاحبہ ڈوگر
سیکرٹری تجنید ” شمیم بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ” امۃ الرحمٰن صاحبہ
نائب ” ” ” امۃ الحفیظ بیگم
سیکرٹری خدمت خلق ” رشیدہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات احمدیہ گروپ ۱ ” شہیلہ محبوب صاحبہ
نائب سیکرٹری ” ” نفیسہ ڈوگر صاحبہ
سیکرٹری ” ” ۲ ” بشریٰ مبشر صاحبہ
” ” ” ۳ ” نیر بشریٰ صاحبہ
” ” ” ۴ ” امۃ اللطیف صاحبہ

۲۔ اسلام آباد و بیج بہارہ

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ سیدہ زہرہ جبین صاحبہ (ایم۔اے بی ایڈ)
جنرل سیکرٹری — محترمہ سیدہ سکینہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری ناصرات — ” سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ
” مال — ” سیدہ فاطمہ سیفی صاحبہ

۳۔ چنتہ کنٹہ

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری — ” نورجہاں بیگم صاحبہ
” مال — ” محمودہ بیگم صاحبہ
” تعلیم — ” امۃ اللہ سبحانی صاحبہ
” خدمت خلق — ” حمیدہ بیگم صاحبہ
” نگران ناصرات الاحمدیہ — بدر النساء صاحبہ

۴۔ بھدرواہ (کشمیر)

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ مریم بیگم صاحبہ
نائب ” — ” بشریٰ بانو صاحبہ خان
سیکرٹری ” — ” آمنہ بانو صاحبہ
” ضیافت — ” اُستانی شہادت بانو صاحبہ
” تعلیم و تربیت — ” سشمشاد بانو صاحبہ ملک

.....

۵۔ کانپور

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری ” — ” حسن پروین صاحبہ
” مال — ” نسیم بیگم صاحبہ
” تعلیم — ” سرمدی بیگم صاحبہ

۶۔ امروہہ

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال — ” نسیم اختر صاحبہ
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ — ” آسیہ خاتون صاحبہ
” تعلیم — ” رابعہ بیگم صاحبہ
” ناصرات الاحمدیہ — ” شاہدہ بیگم صاحبہ

۷۔ کرڈاپلی (اڑیسہ)

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ مریم بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال — ” امۃ الحی صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت و نگران ناصرات — ” تبارک بی بی صاحبہ

۸۔ پنگال (اڑیسہ)

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ
نائب ” — ” ہیرا بی بی صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” — ” پری بی بی صاحبہ
نگران ناصرات ” — ” کبریٰ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ” — ” مریم بیگم صاحبہ
” تعلیم و تربیت ” — ” حلیمہ بی بی صاحبہ

۹۔ برہ پورہ بھاگلپور

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ طلعت جہاں صاحبہ
نائب ” — ” بی بی فاطمہ خاتون صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” — ” شمیمہ بسلم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت ” — ” زیبا ناصرہ صاحبہ
” مال ” — ” نور الاسلام صاحبہ
نائب سیکرٹری مال ” — ” بلقیس آزاد صاحبہ

۱۰۔ شاہجہانپور

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ انوری خاتون صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” — ” محبوب فرزند صاحبہ
سیکرٹری مال ” — ” حمیدہ خاتون صاحبہ

۱۱۔ اودے پور کٹیا

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ خوشنودی بیگم صاحبہ
سیکرٹری ” — ” عائشہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ” — ” رحمت بی بی صاحبہ

۱۲۔ ساگر

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ فہیم النساء صاحبہ
سیکرٹری ” — ” سلیم النساء صاحبہ
” مال ” — ” امۃ الرشید صاحبہ
” تعلیم و تربیت ” — ” افضل النساء صاحبہ
سیکرٹری ناصرات و تعلیم و تربیت ” — مریم بی بی صاحبہ

۱۳۔ دھواں ساہی سونگھڑہ

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ صغریٰ خاتون صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” — ” حبیبہ خاتون صاحبہ
سیکرٹری مال ” — ” طیبہ خاتون صاحبہ
” تعلیم ” — ” زبیدہ خاتون صاحبہ

۱۴۔ کیرنگ (اڑیسہ)

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” — ” حوا بی بی صاحبہ
سیکرٹری مال ” — ” جمیلہ بیگم صاحبہ
” تعلیم و تربیت ” — ” حذیفہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات ” — ” زبیدہ بیگم صاحبہ

۱۵۔ نرگاؤں (اڑیسہ)

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ وسیمہ بی بی صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” — ” حمیدہ بی بی صاحبہ
سیکرٹری مال ” — ” سمیرا بی بی صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ” — ” مظاہرہ بی بی صاحبہ
” سیکرٹری ” — ” حوا بی بی صاحبہ
” نگران ناصرات ” — ” حفزۃ بی بی صاحبہ
” رفع تنازعات ” — ” زہیرا بی بی صاحبہ

۱۶۔ کوسمی سونگھڑہ

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ سیدہ امۃ الکریم صاحبہ
نائب ” — ” امۃ القیوم فاطمہ صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” — ” امۃ اللہ رشیدہ صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت ” — ” امۃ الودود محمد صاحبہ
” مال ” — ” کریمہ خاتون صاحبہ

۱۷۔ یمو بھینشور

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ سیدہ مرفوعہ خاتون صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” — ” فریدہ خاتون صاحبہ
سیکرٹری مال ” — ” رافعہ خاتون صاحبہ
” تعلیم و تربیت ” — ” امۃ الحی خاتون صاحبہ

۱۸۔ غازی پور (بہار)

صدر و سیکرٹری مال — محترمہ مبینہ بیگم صاحبہ

۱۹۔ تالبرکوٹ (اڑیسہ)

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ بدر النساء صاحبہ
جنرل سیکرٹری ” — ” سعیدہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال — ” رحمت النساء صاحبہ
” ناصرات الاحمدیہ — عزیزہ نبیدہ بیگم صاحبہ

۲۰۔ چارکوٹ (کشمیر)

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری ” — ” ولایت بیگم صاحبہ
” تعلیم — ” نذیرہ بیگم صاحبہ
” تربیت — ” شریفہ بیگم صاحبہ
” مال — ” ولایت بیگم صاحبہ
” ناصرات الاحمدیہ — ” نذیرہ بیگم صاحبہ

۲۱۔ سکندرآباد

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ فاطمہ بائی صاحبہ
جنرل سیکرٹری — ” عشرت علاؤ الدین صاحبہ
سیکرٹری تعلیم — ” صداقت بیگم صاحبہ
” تبلیغ — ” صداقت بیگم صاحبہ
” تربیت و اصلاح — ” فرحت الدین صاحبہ
” خدمت خلق — ” نصرت بیگم صاحبہ
” ناصرات — ” رحمت بیگم صاحبہ
” مال — ” مریم بیگم صاحبہ

۲۲۔ بنگلور

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ اختر بیگم صاحبہ
سیکرٹری ” — ” سلیمہ بیگم صاحبہ
” مال — ” وسیم النساء صاحبہ
” تعلیم و تبلیغ — ” نیرہ نسیم صاحبہ
” ناصرات — ” رضوانہ بیگم صاحبہ
” خدمت خلق — ” سلیمہ خاتون صاحبہ

۲۳۔ شورت (کشمیر)

صدر لجنہ اماء اللہ — محترمہ زینب پروین صاحبہ[۲۴]

---

۲۴ نائب صدر لجنہ اماء اللہ ۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ، محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ ۔ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ، محترمہ خاتون بیگم صاحبہ ۔

اِمام مہدی کا ظہور..... بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

یہ تو ہم نے برِّاعظم افریقہ کے نقشہ کی مثال دی ہے ۔ باقی دُنیا کے آزاد ہونے والے ممالک کا نقشہ بھی اگر پیش کریں جن میں سرِ فہرست ہمارا ملک بھی آتا ہے تو بات خاصی طویل ہو جائے گی ہم سمجھتے ہیں کہ خردمند اور ذی ہوش انسان کو ایسے غیر معمولی انقلابات سے انکار ممکن نہیں ۔ اِن سب انقلابات کا امام مہدی کی بعثت کے بعد بڑی سُرعت کے ساتھ یکے بعد دیگرے رُونما ہوتے چلے جانا بلاوجہ نہیں ۔ کاش ! اس پہلو سے غور کرنے والے غور کریں ـــ !!

ـــــ ✧ ـــــ ✧ ـــــ

اب ہم اس مضمون کے مذہبی پہلو کو لیتے ہیں ۔ جیسا کہ مضمون کی پہلی قسط میں بیان ہو چکا ، مغربی اقوام کے غلبہ کے ساتھ ہی مسیحی پادریوں نے الوہیت و ابنیتِ مسیح کے عقیدے کو مسلمانوں تک میں رواج دے کر مسلمانوں کے جگر گوشوں کو مسیحیت کے شرکیہ عقائد میں مبتلا کر دیا ۔ اور بمطابق بیانِ قرآنی اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ مسیحی مناد اور پادری اپنے فعل سے ظلمِ عظیم کا دَور لانے میں ممد و معاون ہوئے ۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے جو دوسرے پہلو سے مسیح موعود بھی تھے ، جن کے بارہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ کسرِ صلیب کریں گے ۔ آپ نے مسیحیت کے خطرناک سیلاب کا رُخ موڑ دیا ۔ یہ امام مہدی علیہ السلام ہی تھے جو اسلام کے بطلِ جلیل کے طور پر بتائیدِ الٰہی اکیلے ہی مسیحی پادریوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو گئے ۔ آپؑ نے مسیحیت پر جو پہلا اور آخری کامیاب وار کیا وہ یہی تھا کہ آپؑ نے اُن کے ربّ یعنی یسوع مسیح کی صلیبی موت کی بجائے طبعی موت کو پختہ دلائل کے ذریعہ ثابت کر دکھایا ۔ پھر کیا تھا مسیحیت کے محل کی جو مضبوط عمارت کفّارہ کے ریت کے تودوں پر کھڑی تھی ، موتِ مسیح کے ثابت ہو جانے کے ساتھ آن کی آن میں دھڑام سے نیچے آ گری ۔

حضرت امام مہدی نے نہ صرف قرآن کریم کی تیس[۳۰] آیات سے وفاتِ مسیح کے مسئلہ کو برادرانِ اسلام پر واضح کیا بلکہ خود مسیحیوں کی اپنی معتبر کتابوں سے اس بات کا ناقابلِ تردید ثبوت بہم پہنچایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر تو بیشک چڑھائے گئے مگر ان کی موت صلیب پر نہیں ہوئی ۔ وہ بیہوشی کی حالت میں ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ہمدردان کے ذریعہ اُتار لئے گئے ۔ پہلے تو تین دن رات قبر نما کمرہ میں رکھے گئے جہاں اُن کے زخموں کے لئے پہلے سے مرہم سے لپیٹا کپڑا موجود تھا ۔ یہ مرہم وہی تھی جو آج بھی طبّی کتابوں میں "مرہم حواریوں" اور "مرہم عیسٰیؑ" کے نام سے ذکر کی جاتی ہے ۔ اس کے بعد حسبِ اعلان بنی اسرائیل کے باقی گمشدہ قبائل میں تبلیغِ دین کے لئے ایک لمبے مگر خفیہ سفر پر روانہ ہو گئے ۔ اور نصیبین سے ہوتے ہوئے افغانستان کے رستے آخر کشمیر پہنچے ۔ وہاں ۱۲۰ سال کی عُمر پا کر طبعی موت سے وفات پائی ۔ اُن کی قبر آج بھی سرینگر محلہ خانیار میں دیکھی جا سکتی ہے ۔ جہاں پر وہ شہزادہ یوز آسف کے نام سے مشہور تھے ۔ حضرت امام مہدی نے مسلمانوں کو کہا "مسیح کو مرنے دو تا اسلام زندہ ہو" اسی میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا راز ہے ۔ اور اسی سے اُس ظلم و جبر سے دُنیا کو بچایا جا سکتا ہے جو مذہبی پہلو سے مسیحیت نے ساری دُنیا میں پھیلا رکھا ہے ۔

اِس پس منظر میں دیکھئے کس نے یسوع مسیح کی طبعی موت ثابت کر کے اس ظلمِ عظیم کے خاتمہ کی طرح ڈال دی ۔ اس زبردست کاری حربہ کے استعمال کے بعد اب ہر جگہ مسیحیت کی پسپائی کا دَور شروع ہو چکا ہے جس کے شاندار نتائج برّاعظم افریقہ میں مشاہدہ کئے جا سکتے ہیں ۔ جہاں احمدی مبلّغین کی شبانہ روز تبلیغ کے نتیجہ میں مسیحیت وہاں سے اپنی صف لپیٹ رہی ہے ۔ اور ربّنا المسیح کے نعروں کی صدائیں بتدریج ختم ہو رہی ہیں ـــ !!

ـــــ ✧ ـــــ ✧ ـــــ

تیسرے نمبر پر ہم نے مملکتِ اسرائیل کے قیام کو دُنیا میں ظلم و جبر اور بے انصافی کی ایک اَلم نشرح مثال کے طور پر پیش کیا تھا ۔ تعجب ہے کہ اِس ناسور کی وجہ سے سارے عالمِ اسلام کے مضطرب اور بے چین ہونے کے باوجود شیعہ رہنما کو دُنیا میں ظلم و جبر اور بے انصافی سے انکار پر اصرار ہے ۔ درانحالیکہ اس سے بڑھ کر شاید دُنیا میں کبھی کوئی ظلم اور بے انصافی نہ ہوئی ہو گی جو مملکتِ اسرائیل کے قیام کے سلسلہ میں ہوئی ۔ ہم اس کے قیام کے بارے میں تفصیل پہلی قسط میں بیان کر چکے ہیں ۔ اس وقت ہم اس ظلم سے نجات پا جانے کے پہلو کو بیان کرنا چاہتے ہیں ۔ جس کے آثار بالکل واضح صورت میں سامنے آنے لگے ہیں ۔ واضح ہو کہ گو ارضِ مقدسہ میں مسلمانوں کی رضامندی کے برخلاف دُنیا کے اکناف سے لا کر یہود کو بسایا گیا ، یہ صورتِ حال بھی اگرچہ بڑی ہی المناک تھی اور ہے لیکن قرآنی بیان کے مطابق یہ سب کچھ الٰہی نوشتوں کے عین مطابق ہوا جو ایک دوسرے پہلو سے خود یہود کی عبرتناک آخری تباہی کے لئے گویا آغاز ہے ۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں ان الفاظ میں کیا گیا :

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا

اِس آیتِ کریمہ میں اس امر کی خبر دی گئی ہے کہ ایک زمانہ میں یہود کو اکنافِ عالم سے سمیٹ کر ارضِ مقدسہ میں اکٹھا کر دیا جائے گا ۔ اور یہ وہی زمانہ ہو گا جبکہ امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہو گا جیسا کہ آیتِ کریمہ کے الفاظ فاذا جآء وعد الاٰخرة سے واضح ہے ۔

اگرچہ دُنیا اپنی کوتاہ بینی کے سبب ارضِ مقدسہ میں یہود کے اجتماع کو تو دیکھ رہی ہے لیکن اس کی نگاہ اس رُوحانی وجود کی شناخت سے بے نصیب ہے جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں درحقیقت اس زمانہ کا نقطۂ مرکزی بنایا گیا ۔ اور بڑے ہی پُر از یقین الفاظ میں اسلام اور مسلمانوں کے روشن اور تابناک مستقبل کی خبر دیتے ہوئے سُورت انبیاء کے آخری رکوع میں فرمایا :-

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (آیت نمبر ۱۰۶ تا ۱۰۸)

ان آیات میں جہاں اس امر کی خوشخبری دی گئی ہے کہ مسلمانوں کو ارضِ مقدسہ پر پھر قبضہ حاصل ہو گا وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی یہ کامیابی مشروط ہے صالحیت کی شرط کے ساتھ ۔ کہ خدا کے صالح بندے اس کے وارث بنیں گے ۔ اگلی آیت میں بتایا کہ یہ عابدین قوم کے لئے ایک پیغام ہے ۔ اس لئے مسلمانوں میں سے بھی جو حقیقی بندگانِ خدا ہیں اور خدا کے رسول حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل مظہر ہیں کیا بلحاظ نظریات کے اور کیا بلحاظ عمل کے ارضِ مقدسہ اُنہیں کے ہاتھوں میں دی جائے گی ۔

اِن آیات میں صاف لفظوں میں رُوحانی اصلاح یافتہ افراد کو اس کا مصداق بنایا گیا ہے ۔ اس لئے ہمارا یقین ہے کہ وہ وقت ضرور آنے والا ہے کہ جب یہود سے ارضِ مقدسہ چھین لی جائے گی ۔ کیونکہ یہود کا موجودہ قبضہ صریح طور پر ظالمانہ اور غاصبانہ قبضہ ہے ۔ اور عارضی ہے ۔ مگر ان سے قبضہ لینے والے صالح لوگ ہوں گے ۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھول دے گا ۔ اور وہ اپنے اندر اُسی طرح رُوحانی تبدیلی بھی پیدا کر لیں گے جس طرح اِس وقت وہ حربی طاقت کو مجتمع کرنے کی طرف متوجّہ ہو رہے ہیں ۔ مگر خالی خولی حربی طاقت کے بل بوتے پر ارضِ مقدسہ کا مسلمانوں کے قبضہ میں آ جانا قرآنی منشاء کے منافی ہے ۔ جس صورت میں کہ قرآن کریم واشگاف الفاظ میں "عبادی الصالحون" اور "قوم عٰبدین" مسلمانوں کو اپنے اندر زبردست رُوحانی انقلاب لانے کی طرف متوجّہ کر رہا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس شرط کے پورا ہو جانے کے بغیر ہی مسلمان اپنے گوہرِ مقصود کو پا لیں ۔ اور ہم اس بات پر پورے وثوق کے ساتھ قائم ہیں کہ صالحین اور عابدین کی یہ جماعت وہی ہے جو امام مہدیؑ کی جماعت ہے ۔ وہ وقت آتا ہے کہ جب مسلمانوں کی آنکھوں پر پڑے پردے دُور ہوں گے ۔ اور خدا کے اس محبوب اور برگزیدہ بندے کو شناخت کر لیا جائے گا ۔ کیونکہ خدا کو اسلام کی عظمت اور سربلندی منظور ہے جو قرآنِ کریم اور آثار کی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں ظاہر ہونے والے امام مہدی کے ساتھ وابستہ بتائی گئی ہیں ۔ جیسا کہ خود اہلِ تشیع کی معتبر کتاب غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ میں سورۃ صف کی آیتِ کریمہ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى ..... الآیۃ کے سلسلہ میں لکھا ہے :-

"مراد از رسول دریں جا امام مہدی موعود است" ـــ یعنی اس آیت میں جو رسولِ موعود کا ذکر ہے اس سے مراد امام مہدی ہے ـــ !! پس جس امام مہدی نے آنا تھا وہ تو اُسی وقت میں آ چکا جس کی تفصیل آثار میں بیان ہوئی ۔ اور شیعہ رہنما کی تقریر میں اس کا خلاصہ دیا گیا اور ہم نے اندرونی اور بیرونی شہادتوں کے ساتھ اس امر کو بپایۂ ثبوت پہنچا دیا کہ مہدویت کے دعویٰ سے قبل دُنیا کی بالکل وہی حالت تھی جس کا احادیث میں ذکر ہوا اور آپؑ کی بعثت کے بعد حالاتِ زمانہ میں زبردست انقلاب آ چکا ہے ۔ اس لئے اب کسی دُوسرے امام مہدی اور مسیح موعود کی انتظار بے سُود ہے کیونکہ امام مہدی کے ظہور کی ضرورت تو اِس وقت ہے لیکن جب یہ وقت گزر گیا تو بعد میں کسی نام کے مہدی کے آنے کا کیا فائدہ ۔ یہ تو وہی صورت ہو گی جو کسی شاعر نے کہا تھا کہ ؎

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر

فَتَدَبَّرُوْا يَآ اُولِي الْاَلْبَابِ ـــ !!

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار ۔ موٹر سائیکل اور سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32 Second Main Road,
C.I.T. COLONY MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ...... بقیہ صفحہ (۷)

پس جب خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے تو کسی دنیاوی سرٹیفکیٹ کی ہمیں کیا ضرورت اور کیا پرواہ ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳ ستمبر کے خطبۂ جمعہ میں فرمایا:۔

"جس نے اسلام اور ایمان کسی دکان سے خریدا ہو تو اس کے ضائع ہونے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن میں اور تم جنہیں خدا نے کہا ہے کہ تم مسلمان ہو ہمیں اس بارہ میں بھلا کیونکر فکر لاحق ہو کہ کسی کے غیر مسلم کہنے سے ہمارا اسلام ضائع ہو جائے گا۔ ایسے اسلام اور ایمان کے ضائع ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔ (بحوالہ بدر ۱۰ اکتوبر ۷۴ء)

ہاں اگر کوئی سختی سے اس نام کو جو خدا تعالیٰ نے ہمارا رکھا ہے طاقت کے زور سے ظلم و استبداد سے چھیننے کی کوشش کرے تو ہمارے پیارے امام نے فرمایا ہے کہ اسی عزیز و قدیر خدا کے دامن سے چمٹ جاؤ اور کہو:

حسبنا اللہ ونعم الوکیل
نعم المولیٰ ونعم النصیر

اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعائیہ فقرات کو بکثرت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی تائید و نصرت کے جلوے جلد دکھلائے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

منظوریٔ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

(۱) جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ

صدر: مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال
" وقفِ جدید
" تحریکِ جدید
" وصایا
} مکرم سید شہاب الدین صاحب
" تبلیغ و امورِ عامہ: مکرم عبد الحلیم صاحب

امین: مکرم میر نصرت علی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم سید صفی الباری صاحب
آڈیٹر: مکرم سید سلطان احمد صاحب
سیکرٹری ضیافت: مکرم شیخ عبد الرزاق صاحب

(۲)

جماعتِ احمدیہ پتھاپیرم کے صدر صاحب مکرم سی۔ کے علوی صاحب اور سیکرٹری تعلیم و تربیت مکرم سی گے ابوبکر صاحب کو ان کے عہدوں کے لئے مستقل منظوری دی جاتی ہے۔ پہلے ان ہر دو عہدیداروں کو چھ ماہ کیلئے مشروط منظوری دی گئی تھی۔ اب یہ مشروط منظوری ختم کی جاتی ہے۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جنوری۔ فروری میں وعدے بھجوائے تھے اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہ سمجھ سکے تھے، اب یہ معلوم کر سکے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے ہم اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب قریباً ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں $\frac{1}{10}$ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تا حال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ٹیلیگرام کا رجسٹرڈ پتہ مطلوب ہے

جملہ ایسے احبابِ جماعت جنہوں نے اپنے ذاتی ایڈریس یا کاروباری ادارہ کے نام ٹیلیگرام منگوانے کے لئے اپنا مختصر پتہ رجسٹرڈ کرایا ہوا ہے ان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنا پورا پتہ معہ رجسٹرڈ ایڈریس ٹیلیگرام نظارت ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ تاکہ دفتری خط و کتابت میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

قادیان میں عید کی قربانیوں کیلئے دوست جلد اطلاع دیں

حسبِ سابق امسال بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں بیرونجات کے احبابِ جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سے دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں۔ تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت $\frac{130}{150}$ روپے ہے۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ کے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر ایسی اطلاع دیں تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسبِ پسند ریزرو کروائی جا سکیں۔ اس سلسلہ میں حسبِ ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے:۔

(۱) تاریخِ واپسی۔ (۲) نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔
(۳) درجہ۔ (۴) نام سفر کنندہ (۵) عُمر۔ (۶) جنس (یعنی مرد یا عورت، نابالغ یا بالغ)
(۷) پورا یا نصف ٹکٹ۔
(۸) ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سب کے اس سفر کو ہر طرح موجبِ برکت بنائے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

وِلادت

مورخہ ۲۹ اکتوبر بروز منگل صبح آٹھ بجے مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب کے گھر دو لڑکوں کے بعد لڑکی تولد ہوئی ہے۔ "وحیدہ رحمٰن" نام تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے نیز نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے (آمین)۔ موصوف نے اس خوشی میں پانچ روپے شکرانہ فنڈ، پانچ روپے اعانت بدر اور پانچ روپے درویش فنڈ میں دئے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔